پروفیسر محمد اکرام تائب
عارف والہ

چور آئے نظر جدھر دیکھا

"جگ میں آ کر اِدھر اُدھر دیکھا
چور آئے نظر جدھر دیکھا
بیگ نوٹوں سے ہو گئے خالی
"جس طرف تُو نے آنکھ بھر دیکھا"
بات سُنتا نہیں کوئی افسر
ہم سے جو ہو سکا سو کر دیکھا
کام بنتا نہیں ہے رشوت بِن
"ہم نے سو سو طرح سے مر دیکھا"
یُوں نہ ہر وقت مار بچوں کو
مار سے خُوب ہم نے ڈر دیکھا
اپنے گھر جی ہی اب نہیں لگتا
ہم نے اچھا تمہارا گھر دیکھا
باپ کی عمر کا ہے یہ دولھا
کون اندھا تھا جس نے بر دیکھا
عشق تائب ایسا مکان ہے
جس میں کھڑکی نہ کوئی در دیکھا